اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسجد کا ادب ضروری ہے

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گُناہ بخش دے۔(1)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غفور | بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلی اللّٰہُ عَلٰی محمد

مسجد میں آواز بلند کرنا

حضرت سائب بن یزید رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں موجود تھا اور وہیں دو شخص بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ اچانک کسی نے مجھے کنکری ماری، جب میں نے کنکری مارنے والے کی طرف دیکھا تو وہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہُ عنہ تھے۔ آپ رضی اللّٰہُ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور ان دونوں کو حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہُ عنہ کی بارگاہ میں پیش کر دیا، آپ رضی اللّٰہُ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارا تعلق طائف سے ہے۔ آپ رضی اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: تم حضور صلی اللہ علیہ

(1)...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ص565، حدیث:23، دار المعرفۃ بیروت

واٰلہٖ وسلَّم کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو، اگر مدینے کے رہائشی ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا۔[1] ایک اور روایت میں بھی ہے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے مسجد میں ایک شخص کی بلند آواز سنی تو آپ رضی اللہُ عنہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ تو اس وقت کہاں ہے؟[2] (یعنی تو اللہ پاک کے گھر مسجد میں ہے اور مسجد کا ادب و احترام یہ ہے کہ یہاں آواز پست رکھی جائے۔)

مساجد کا ادب کیوں ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! مساجد کا ادب و احترام ہر شخص پر لازم ہے کیونکہ مساجد کو فقط عبادات (نماز، اعتکاف، ذکر اللہ اور تلاوت قرآن) کے لیے بنایا جاتا ہے اس میں شور کرنا اور ہر وہ کام جو مساجد کے تقدس کو پامال کرے وہ سب شرعاً ممنوع ہے۔ آج کل بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ان (کاموں) سے بچتے ہیں اور بعض تو چھوٹے نابالغ (ناسمجھ) بچوں کو بھی مساجد میں لے جاتے ہیں جو کہ مساجد کے اندر شور مچاتے، دوڑتے پھرتے، اور بلند آوازوں سے روتے نظر آتے ہیں، جسکی وجہ سے مساجد کا تقدس بھی پامال ہوتا ہے اور ساتھ ہی عبادات میں مصروف لوگوں کے خشوع و خضوع میں بھی خلل واقع ہوتا ہے جو کہ درست نہیں۔

یاد رکھیے! مساجد میں بچوں، پاگلوں وغیرہ کا داخلہ منع ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مسجدوں کو بچوں، پاگلوں، شریروں، تاجروں (خرید و فروخت)، جھگڑوں، شور کرنے، حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔[3]

(1)...بخاری، کتاب الصلوۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ص188، حدیث:470، دارالمعرفۃ بیروت

(2)...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی رفع الصوت فی المساجد، 2/309، حدیث:2

(3)...ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، ما یکرہ فی المساجد، ص129، حدیث:750

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو بھی اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔[1]

آدابِ مسجد کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ مساجد کا ادب کیوں ضروری ہے، آیئے اب مسجد کے آداب کے بارے میں مزید سنتے ہیں تاکہ اس پر عمل کرکے خود بھی مساجد کی بے ادبی سے بچ سکیں اور دوسروں کو بچانے کی بھی کوشش کر سکیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، الشاہ احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ آدابِ مسجد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(1) جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر اُلٹا اور واپسی پر اس کا عکس۔ (2) جب مسجد میں داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرلو جب تک ٹھہرو گے معتکف رہو گے، جب باہر آئے اعتکاف ختم ہو گیا۔ (3) مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے میں داخِلے کے وَقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے، یہاں تک کہ اگر صَف بچھی ہو، اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں، تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔ (4) وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔

(1)... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، 2/518 ملخصاً

(5) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔ (6) مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے، اگرچِہ غیرِ مسجد میں ہو۔ اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو، کیونکہ یہ شیطان کا قَہقَہہ ہے۔ (7) مَسخرہ پن ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔ (8) مسجِد میں ہوا خارِج کرنا منع ہے۔ (9) قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربارِ الٰہی ہے۔ (10) اِستِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا، گستاخی و بے ادبی ہے۔[1]

(11) مسجِد کے اندر کسی قِسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذَرّہ) بھی پھینکا جائے، تو اس سے مسجِد کو اس قدَر تکلیف پہنچتی ہے، جس قدَر انسان کو اپنی آنکھ میں خَس پڑ جانے سے تکلیف ہوتی ہے۔[2]

(12) مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نَوچنا سب ممنوع ہے۔ (13) ضَرورتاً (مسجِد کے اندر) اپنے رُومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ (14) مسجِد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔ (15) جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں

(1)...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص317 تا 323 ملتقطاً وملخصاً

(2)...جذب القلوب (فارسی)، ص222

میں گرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔
(16) مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لے کر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔(1)

آدابِ مسجد کے فضائل

* حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ پاک اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(2) * مسجد کی زینت سنت صحابہ ہے۔(3) * اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان میں سے گرد و غبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ پاک کی رضا کیلئے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا مسجدیں گزر گاہوں پر بنائی جائیں؟ ارشاد فرمایا، ہاں! اور ان میں سے گرد و غبار صاف کرنا حورِعین کا مہر ہے۔(4) * سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔(5)

مسجد کی بے ادبی کرنے کی وعیدیں

* اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے پاس مت بیٹھو کہ اللہ پاک کو ان سے کچھ کام نہیں۔(6)

(1)...فیضان سنت، باب فیضانِ اعتکاف، 1/1203
(2)...ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب تطھیر المساجد وتطییبھا، ص130، حدیث:757
(3)...مرآۃ المناجیح، 1/443
(4)...مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب بناء المسجد، 2/84، حدیث:1949
(5)...مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المسجد، 2/102، حدیث:2031
(6)...شعب الایمان، باب فی الصلاۃ، فصل المشی الی المساجد 3/86، حدیث:2962

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔[1]
❀ سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو، تو کہو: اللہ پاک تیری تجارت میں نفع نہ دے۔[2] ❀ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا خطا (گناہ) ہے۔[3]

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

❀ مسجد میں دنیوی گفتگو نہ کیجئے، صفائی کا خیال رکھا جائے، زور سے قدم نہ رکھیں اور نہ ہی دوڑیں۔ اتنی آواز میں تلاوتِ قرآن، ذِکرُ اللہ اور دُرُود شریف نہ پڑھیں کہ نماز پڑھنے والوں کو تکلیف و خلل ہو۔[4] ❀ مسجد و غیرِ مسجد میں ڈکار اور چھینک کی آواز پست کرنی چاہیے۔[5] ❀ مسجد میں بھی زبان کا قفلِ مدینہ نہیں لگائیں گے تو کہاں لگائیں گے؟[6] ❀ مسجدیں نماز کے لیے بنائی جاتی ہیں، ضمناً ذکر و نیکی کی دعوت وغیرہ کی اِجازت ہے۔[7] ❀ مسجد میں وضو کے قطرے ٹپکانا مکروہِ تحریمی ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا داڑھی و زلفوں والوں کو خوب احتیاط کرنی چاہیے۔[8] ❀ ہفتہ وار اِجتماع، محفلِ نعت یا کسی بھی قسم کی تقریب میں کھانے پینے کی

(1)...جامع صغیر، ص322، حدیث:5231
(2)...ترمذی، کتاب البیوع، باب نھی عن البیع فی المسجد، ص341، حدیث:1321
(3)...بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب کفارۃ البزاق فی المسجد، ص175، حدیث:415
(4)...مدنی مذاکرہ، 8ربیع الاٰخر 1440ھ بمطابق 15 دسمبر 2018ء
(5)...مدنی مذاکرہ، 6جمادی الاولیٰ 1440ھ بمطابق 12 جنوری 2019ء
(6)...مدنی مذکرہ، 11ربیع الاول 1436ھ بمطابق 2 جنوری 2015ء
(7)...مدنی مذاکرہ، 3ربیع الاول 1436ھ بمطابق 25 دسمبر 2014ء
(8)...مدنی مذاکرہ، 25رمضان المبارک 1436ھ بمطابق 13 جولائی 2015ء

ترکیب کرنی ہو تو فنائے مسجد یا خارجِ مسجد میں کیجئے، عینِ مسجد میں اس کی ترکیب نہ بنایا کریں۔(1) ❁ ایسا 10 سال کا بچہ جو سمجھدار اور شریف ہو، اکیلا ہو، مسجد میں شرارتیں اور شور کرنے والا نہ ہو، اسے ہفتہ وار اجتماع میں لا سکتے ہیں۔(2) ❁ مسجد کا خادم بھی اہلِ علم ہونا چاہئے تاکہ مسجد کی صفائی، سُتھرائی وغیرہ بمطابقِ شرع کر سکے۔(3) ❁ دورانِ اعتکاف سحری افطاری کے دوران مسجد کسی بھی طرح آلودہ نہ ہو، اس کے لئے ضرور تاً خادمین اجیر بھی رکھے جا سکتے ہیں، اِن میں شفٹ وائز کام تقسیم کریں۔(4) ❁ فتاویٰ رضویہ جلد 7 صَفحَہ 384 پر ہے: مُنہ میں بدبُو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا حرام ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نَمازی کو اِیذاء پہنچنی حرام ہے، اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبُو سے ملائکہ کو اِیذاء پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: ”جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فِرِشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔(5) ❁ اِستنجاء خانوں کو مسجد سے اِتنی دُور بنایا جائے کہ بدبُو مسجد میں نہ آئے۔(6) ❁ مسجد کی صفائی کارِ ثواب ہے۔ جیب میں پلاسٹک کی تھیلی رکھی جائے اور مسجد میں سے تنکے اور بال وغیرہ اس میں ڈال لیں یہ بھی ثواب کا کام ہے۔(7)

---

(1)...مدنی مذکرہ، 11 ربیع الاول 1436ھ بمطابق 2 جنوری 2015ء

(2)...مدنی مذکرہ، 22 صفر المظفر 1439ھ بمطابق 11 نومبر 2017ء

(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 16، 15 ذوالحجۃ الحرام 1431ھ بمطابق 23، 22 نومبر 2010ء

(4)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 6، 5 شعبان المعظم 1428ھ بمطابق 20، 19 اگست 2007ء

(5)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 16، 15 ربیع النور شریف 1431ھ بمطابق 2، 3 مارچ 2010ء

(6)...مدنی مذکرہ، 5 رمضان 1436ھ بمطابق 22 جون 2015ء

(7)...مدنی مذکرہ، 28 رجب المرجب 1439ھ بمطابق 14 اپریل 2018ء